ہم محرم کیسے منائیں؟

دسویں محرم وہ عظیم الشان تاریخ ہے جس کو عاشورا کہتے ہیں بڑی اہمیت کی حامل ہے، یہ تاریخ اپنے پہلو میں کئی ایک عظیم واقعات لیے ہوئے ہے کہ اسی دن حضرت نوح علیہ السلام ایک عظیم طوفان کے بعد زمین پر تشریف لائے، اسی مبارک تاریخ کو حضرت موسیٰ علیہ لسلام کی قوم نے فرعون کے ظلم وستم سے نجات پائی، اسی تاریخ کو جمعہ کے دن قیامت آنے والی ہے، اور ۶۱ھ میں محرم کی اسی تاریخ میں ہمعہ کے دن شہزادۂ رسول، جگر گوشۂ بتول، گلشن اسلام کے مہکتے پھول حضرت سیدنا امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ عنہ نے کربلا کی تپتی ہوئی زمین پر دین حق کی حفاظت کی خاطر تمام اعزا، اقربا، رفقا اور خود کو بھی راہ خدا میں قربان کر کے اہل اسلام کے لیے صبر وتحمل اور تسلیم ورضا کا ملی درس نیز شریعت کے احکام کی پابندی اور سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اتباع کا زبردست عملی ثبوت پیش کیا ہے۔

مسلمان امام حسین رضی اللہ عنہ کی اس اسوۂ حسنہ سے درس حاصل کریں، اپنے مذہب کی عظمت کو سمجھیں اور ان کے پاس جو اللہ تعالیٰ کی ظیم نعمت دولت ایمان کی شکل میں ہے اس کی حفاظت کریں، حق پر استقامت کا مظاہرہ کریں، باطل اور فسق وفجور سے نفرت وعداوت کھیں اور ہمہ وقت دین ومذہب پر اپنی جان ومال کو قربان کرنے کا سچا جذبہ رکھیں۔

عاشورا کے دن مسلمان کیا کریں؟ (۱) نویں، دسویں محرم کو روزہ رکھیں کہ ان دنوں روزہ رکھنے کی بڑی فضیلت آئی ہے، خصوصاً عاشورا کا روزہ کہ اس میں سال بھر کے روزہ کا ثواب اور گزشتہ ایک سال کے گناہوں کی معافی ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود بھی عاشورا کا روزہ رکھا اور ساری امت کو اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا (حدیث) **(۲)** نفل نماز کثرت سے پڑھیں، الترغیب والترھیب میں ہے کہ عاشورا کے دن غسل کر کے دو رکعت نماز اس طرح پڑھیں کہ الحمد شریف کے بعد ہر رکعت میں دس بار قل ھو اللہ احد پڑھیں اور سلام کے بعد ۷ بار آیۃ الکرسی، ۹ بار درود ابراہیمی پڑھیں ان شاء اللہ عمر میں خیر وبرکت اور زندگی میں فلاح وکامیابی ہوگی۔ **(۳)** صدقہ وخیرات کریں اور شہدائے کربلا کی ارواح کو اس کا ثواب ایصال کریں۔ **(۴)** دینی محافل منعقد کریں، قرآن خوانی ودیگر نیک کام کریں، اور مستند روایات کسی عالم سے پڑھوا کر سنیں اور شہدائے کربلا کے احوال سے واقفیت حاصل کریں کہ وہ بارگاہ الٰہی کے خاص اور مقبول بندے ہیں، ان کا ذکر باعث رحمت، برکت اور کار ثواب ہے، ان کے ذکر کے وقت رحمت الٰہی نازل ہوتی ہے، ان کے ذکر سے مسلمانوں کا مقصد اپنے اماموں کی دینی عظمت دکھانا، حق پر استقامت اور باطل سے نفرت کی ضرورت بتانا، فسق وفجور سے عداوت اور اپنے دینی پیشواؤں کی محبت جن سے ایمان کو قوت پہنچتی ہے بیان کر کے دلوں کو تازہ کرنا ہے۔ **(۵)** عاشورا کے دن تمام مسلمان دعائے عاشورا ضرور پڑھ لیں یا کسی سے پڑھوا کر سن لیں کہ اس دعا کی بڑی فضیلت آئی ہے، حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص عاشورا کے دن دعائے عاشورا پڑھ لے یا کسی سے سن لے تو اس کو ان شاء اللہ ایک سال تک موت نہیں آئے گی اور اگر اس سال موت ہے تو پڑھنے کو توفیق نہیں ہوگی۔

دعائے عاشورا: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ: يَاقَابِلَ تَوْبَةِ اٰدَمَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ يَافَارِجَ كَرْبِ ذِى النُّوْنِ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ يَاجَامِعَ شَمْلِ يَعْقُوْبَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ يَاسَامِعَ دَعْوَةِ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ يَامُغِيْثَ اِبْرَاهِيْمَ مِنَ النَّارِ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ يَارَافِعَ اِدْرِيْسَ اِلَى السَّمَاءِ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ يَانَاصِرَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صلى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ يَارَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ صَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَاقْضِ حَاجَاتِنَا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَطِلْ عُمْرَنَا فِىْ طَاعَتِكَ وَمَحَبَّتِكَ وَرِضَاكَ وَاَحْيِنَا حَيٰوةً طَيِّبَةً وَّ تَوَفَّنَا عَلَى الْاِيْمَانِ وَالْاِسْلَامِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ بِعِزِّ الْحَسَنِ وَاَخِيْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ وَجَدِّهٖ وَبَنِيْهٖ فَرِّجْ عَنَّا مَانَحْنُ فِيْهِ۔

پھر سات بار یہ پڑھے: سُبْحَانَ اللهِ مِلْءَ الْمِيْزَانِ وَمُنْتَهَى الْعِلْمِ وَ مَبْلَغَ الرِّضٰى وَزِنَةَ الْعَرْشِ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ مِنَ اللهِ اِلَّا اِلَيْهِ سُبْحٰنَ اللهِ عَدَدَ الشَّفْعِ وَالْوَتْرِ وَعَدَدَ كَلِمَاتِ اللهِ التَّآمَّاتِ كُلِّهَا نَسْئَلُكَ السَّلَامَةَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَهُوَ حَسْبُنَا وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِىِّ الْعَظِيْمِ وَ

صَلَّى اللهُ تَعَالىٰ عَلىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلىٰ آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ عَدَدَ ذَرَّاتِ الْوُجُوْدِ وَعَدَدَ مَعْلُوْمَاتِ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.

تعزیہ کی مٹھائی: تعزیہ پر یا اس سے قریب رکھ کر جس مٹھائی وغیرہ پر فاتحہ دی جاتی ہے اس کے متعلق صحیح مسئلہ بیان کرتے ہوئے امام اہل سنت فرماتے ہیں: تعزیہ پر جو مٹھائی چڑھائی جاتی ہے، اگرچہ حرام نہیں ہوجاتی مگر اس کے کھانے میں جاہلوں کی نظر میں ایک امر ناجائز شرعی کی وقعت بڑھانی اور اس کے ترک میں اس سے نفرت دلانی ہے لہذا نہ کھائی جائے۔ (فتاوی رضویہ، ج:۹، ص:۱۸۹)

مسلمان ان امور سے بچیں: مسلمانوں میں کچھ ایسی رسمیں رواج پا گئی ہیں جن کی شریعت میں کوئی اصل و ثبوت نہیں ہے، مثلاً آٹھویں، نویں اور دسویں محرم کو امام باڑا بنانا پھر اس میں علم، تعزیہ اور ان دنوں ڈھول تاشہ کے ساتھ علم لے کر گلی گلی گھومنا، تاڑی شراب پینا، فحش بکنا، اچھل کود کرنا، دوسروں کو تکلیف پہنچانا، سینہ پیٹنا، مرثیہ گانا، ماتم کرنا، پھر دسویں محرم کو مصنوعی کربلا جاکر تعزیہ کو دفن کرنا، علم اور نشان توڑنا وغیرہ ایسے امور ہیں جو اصول اسلام اور احکام شریعت کے خلاف اور ناجائز و حرام ہیں (ملتقطا، فتاوی رضویہ ج:۹، ص:۸۸)۔

مگر افسوس یہ یزیدی عمل نا معلوم کس طریقے سے ہمارے مسلم معاشرہ میں رواج پا چکا ہے جسے لوگ اسلامی اور دینی عمل سمجھ بیٹھے ہیں اور اس کے نہ کرنے کو بدقسمتی اور محرومی سمجھتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ تعزیہ اور علم نہ بنانے سے امام حسین ناراض ہوجائیں گے اور ان کی روح ہمارے جسم پر سوار ہوجائے گی، معاذاللہ یہ کیسا جاہلانہ خیال، زنانہ تصور اور شیطانی فکر ہے شیطانی وسوسہ کو امام حسین کا سوار ہونا بتاتا ہے۔معاذاللہ۔

اسی طرح ہم تعزیہ اور علم نکال کر غیر مسلموں کو مرعوب کرنا چاہتے ہیں، معاذاللہ یہ بھی کوئی بہانہ ہے، کیا غیر اسلامی طریقے اور بدعات و منکرات سے بھی کوئی مرعوب ہوتا ہے پھر ایسے رعب سے ہمیں فائدہ ہی کیا ہے جس کی وجہ سے ہم اصول اسلام پر قائم نہ رہ سکیں ہاں اگر کسی کو مرعوب کرنا ہی مقصود ہو تو اپنی زبان اور دل کو جھوٹ، غیبت، حسد اور کینہ سے پاک وصاف کرکے پنج وقتہ نمازوں کی پابندی کرکے کیجیے پھر دیکھیے آپ کی بات قضائے الہی اور آپ کی زبان سیف مبرم ہوگی۔

خلاصہ کلام: کہاں امام عالی مقام کی طرف نسبت اور کہاں یہ سخت شنیع حرکت۔ کاش اللہ عزوجل ہمارے بھائیوں کو سمجھ دیتا کہ ہزاروں روپے جو یوں "نیکی برباد گناہ لازم" میں تباہ کرتے ہیں، انھیں حضرات شہیدان پاک کے نام پر تصدق کرتے، مساکین کو دیتے، جاڑے میں اون کے لحاف، رضائی، گرم کپڑے وغیرہ وغیرہ افعال حسنہ (نیک کام) کرتے تو کتنا بہتر ہوتا۔ اللہ ہدایت دے۔ آمین۔ (فتاوی رضویہ، ج:۲، ص:۳۶،۳۷)

لہذا مسلمانوں پر ضروری ہے کہ غیر اسلامی رسم و رواج کو معاشرے سے دور کریں اور خلاف شرع امور سے بچیں اور اسلامی طور طریقے پر اپنی زندگی گزاریں کہ یہی اللہ تعالیٰ کا حکم حضور ﷺ کا ارشاد اور امام حسین رضی اللہ عنہ وجملہ شہدائے کرام کا درس اور شہادت کا اصل مقصد ہے اور اسی میں ان کی رضامندی اور خوشنودی ہے، اللہ تعالیٰ ہمارے معاشرہ کو ایسے غیر اسلامی رسم و رواج سے محفوظ رکھے اور ہمارے اندر امام حسین اور جملہ شہدا کی محبت پیدا فرمائے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی سچی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین۔

از: محمد گل ریز رضا مصباحی بریلی شریف یوپی Mob:8057889427